سوال

(426) دماغی عارضہ کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری ایک بیٹی جس کی عمر تیس سال ہے، اس کے بچے بھی ہیں، مگر وہ عقلی طور پر بیمار ہے، چودھویں سال سے اسے یہ عارضہ ہوا ہے۔ پہلے اسے یہ عارضہ کچھ وقت کےلیے ہوتا تھا اور پھر وہ ٹھیک ہوجاتی تھی، اوراب کی بار خلاف عادت ایسے ہوا ہے کہ تین ماہ ہونے کو آئے ہیں کہ وہ اس میں بتلا ہے۔ نماز تو کیا، وہ وضو بھی ٹھیک طرح سے نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ کوئی اس کو بتلاتا رہے تو کچھ کرلیتی ہے۔ اب رمضان آیا ہے تو اس نے ایک روزہ رکھا اور وہ بھی کوئی ٹھیک طرح سے نہ تھا، پھر اس کے بعد اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔ براہ مہربانی مجھے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ میرے ذمے کیا ہے اور اس پر کیا واجب ہے جبکہ میں اس کا ذمہ دار ہوں؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت کی جو حالت آپ نے بیان کی ہے اگر فی الواقع ایسی ہی ہے، تو اس پر کوئی نماز روزہ واجب نہیں ہے، نہ ابتداء فرض ہے اور نہ پھر اس کی کوئی قضا، جب تک کہ وہ اسی صورت حال سے دوچار رہے۔ اور آپ ولی امر پر بھی کچھ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ اس کی خدمت کرتے رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے، اور ہر شخص اپنے زیر سرپرستی لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، حدیث : 853 و صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل، حدیث : 1829 و سنن ابی داود، کتاب الخراج والفئی والامارۃ، باب ما یلزم الامام من حق الرعیۃ، حدیث : 2928)

اور اگر وہ بعض اوقات میں اس مرض سے افاقہ میں ہو اور اپنے فہم و شعور میں ہو تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگی، اور اسی طرح رمضان کے ایام میں جب وہ صحیح سلامت اور باشعور ہو تو روزہ اس پر فرض ہوگا، جتنے دن وہ صحت مند رہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر344

محدث فتویٰ